جلد ۱۰ | مئی ۔ دوشنبہ ۲۴ صفر المظفر ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء | نمبر ۱۳

مقدمۂ کشمکش

روسیاہی کا سامنا

شہنشاہ روس کی عجیب حالت ہو رہی ہے ... چین میں سارا حصہ بے حقیقت جاپانی چبائے جاتے ہیں۔ ہوش درست نہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرے۔ پرسوں انکے صاحب جلدی سے وہ مقام لے لیا ہے۔ سمجھ ادا دی۔ تب وہ زمین چین میں سمجھنے کی تعداد ہے کہ کبھی جھوٹی خبر بھی فتح کی نہیں پہنچی اور جگہ جگہ میں بے صلاح جاپانی ملک خالی کر دیا۔ مستعد ہے کمبخت شور نہیں۔ ہمیں نہ شائستہ نہ جیسے تھوڑے جو فوراً گھر خالی۔ مگر سنبھل اس میں خوب بنا کر لڑائی ... فکر صلح اور۔ آخر کس طرح لڑائی موقوف کریں۔ کیسے صلح کریں ... بات ہی جو ... ہو۔

چچا کو اوڑا دیا

وہ بیچارے خواہ مخواہ بیجا ان لوگوں کی حمایت کو بیٹھ گئے اٹھ لئے اور بندہ ولی اتنے نہ وہ تو بیچاروں کی بیٹی پنیر لیکر میں اور انکے دو دو ہزار دیہاتی بھی ہرن توڑ کے نذرانہ لیئے جائیں۔ ملک کا مالک کیا معنی ساری خدائی ایک طرف ہو گئی تو علاج کیا اور انکو کیا سنبھالیں اپنی ہی جان کے لالے پڑ گئے۔ شہنشاہ روس اب وہ نہیں جیسے پہلے تھے۔ جو شخص سامنے آتا ہے نقشہ کرشتی کا دیکھا ہوتا ہے۔ خدا نے بڑی منتوں مرادوں سے فرزند عطا کیا تھا۔ ساری دلی تمنا تھی کہ اسکو ولیعہد کر کے اسکے لڑکی کی جب سلطنت چھوڑ جائیں وہ صرف شہنشاہ روس ہی نہ ہو بلکہ شہنشاہ جاپان و فغفور چین بھی ہو۔ اسی طرح جناب بڑے سے بڑے ولی عہد میں بھی کامیاب ہو جیسے ہندوستان کے خواب پریشان کی تعبیر بھی کچھ ٹھیک ٹھیک نکل آئی گروہ وزیر کا کریا ... نظر آتا ہے جس کر

موم کی ناک سمجھے تھے

وہ کمبخت پتھر سے سخت نکلا۔ الٹی آنتیں گلے پڑیں۔ ایسا نہ ہو گھر سے نہ کچھ دنیا پڑے سے ہنس لیت قدر جاپان بڑا ہی جلا آتا ہے۔ اچھا ابھی پھر اب کیا کیا جائے۔ صلح ہی بھی کر شرم آتی ہے کیسے کہیں کہ ہار سے بیٹھے ہیں پامال کہ امریکا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی روز ویلٹ۔ حق بیچ بچاؤ کو ہاں مگر اسطرح کہ ہماری ہیٹی نہ ہو۔ ذرا اسکا خیال ہے۔ روس ہو بلکہ جاپان کو سمجھا دو کہ کیوں شامت آئی ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ من جاؤ۔ ورنہ شامت ہی آ جائیگی۔ خبریں صلح کی گرم ہیں اب تک فیصلہ نہیں ہوا مگر عنقریب فیصلہ ہوا جاتا ہے جاپانی خوب دیکھکر فیصلہ کرتے کرتے بھی بہت سے روسیوں کا فیصلہ کئے جاتے ہیں۔ ندامت شکست بھی ہوئی۔ جان و مال کی خرابی بھی ہوئی۔ اور سب سے بڑی روسیاہی۔ وہ نفع میں۔

سلک زر و پرا و شغال

دول یورپ کی چالبازیاں اور بعض ایشیائی سلطنتوں کی بدقدری
مشہور زمانہ ہو گئی ہیں کہ اب ہر سلطنت انکے ہاتھ کا کھلونا ہو رہی
ہے۔ اور بہت کم ایشیائی سلطنتوں کو اپنی حالت کا موقع ملتا ہے۔
چنانچہ جاپان نے روس کو جیسی بڑی شکست دی ہے وہ
ابھی طرح سمجھ گیا تھا کہ اس نے روس کا آگے قدم بڑھانا
تو ہماری قدامت سلطنت کی خیر نہیں مگر اب بعض چھوٹی
ریاستیں ایسی بھولی بھالی اور اپاہج ہیں کہ اپنی بدانتظامی
کے باعث سلطنت کو [illegible] لیتی ہیں یہی حالت
گورنمنٹ مراکو کی ہو رہی ہے۔ چنانچہ فرانس نے جسے ہر کو
پرپرزے نکالا [illegible] ایجاد سکہ زر [illegible] سے شہر
کو بہت نقصان ثابت کرینگے۔ اور [illegible] کرینگے اور رد
کرینگے۔ سیدھی سادی گورنمنٹ مراکو ان حقوق
میں آگئی اور فرانس نے [illegible] ناکام کر دینے
بعد حسب عادت جو معاشی پیکر [illegible] اور انکا [illegible]
اب رعایا نے مراکو بہت ہی [illegible] تو سمجھ گیا
خیر خواہ [illegible] ملک [illegible] کو حلال کرتا
ہیں۔ ان میں [illegible] تھا نہیں [illegible] کی وفادار
کا بیدردانہ [illegible] دل [illegible]
سے [illegible] ہم [illegible] مرز [illegible] کیون
کا [illegible] شاہ مراکو بہت ہی [illegible]
کر [illegible] تمام سرکاری [illegible] مطلع
کر دیا ہے۔ اس وقت اگر رعایا نے [illegible] تو [illegible] گورنمنٹ
کی تباہی میں کوئی کسر [illegible] غرضکہ سلطنت
مراکو رعایا [illegible] اگر [illegible]
[illegible] کو بچانا چاہتے ہیں تو [illegible]
کو بھی [illegible] مشورہ [illegible]
[illegible] حقوق [illegible]
[illegible] مراکو [illegible]
[illegible]

مراکو کی حالت پر رحم آتا ہے

مراکو نے باوجود یکہ فرانس کو خاطر خواہ جواب دیدیا تھا
مگر ایک مرتبہ ان بدمعاشوں کے پنجہ میں پھنسکر اونکی
سادگی کا خمیازہ بھگت رہی ہے اور اسکی حالت [illegible]
بھی تھا۔ اسی سراسیمگی کی حالت میں ہمدردی کی آواز
نے گورنمنٹ میں ایک [illegible] روح پھونکی اور وہ یہ سمجھی
ان ظالموں کی بیجا تعدی سے بچانے کے لئے خداوند
ہماری مدد کو بھیجا ہے۔ غرض مراکو یہ کیا جانتا تھا
کہ یہ سب [illegible] کے چھپے ہیں۔ جرمنی کو کیا غرض
پڑی ہے کہ اپنے تئیں بھائی کی مخالفت میں ہماری
مدد کرے۔ مگر [illegible] زیادہ سادگی نے یہ غضب
ڈھایا کہ [illegible] ہی ہوکر بیٹھ گئے اور جرمنی کو اپنا
سچا حامی اور ہمدرد [illegible] شہنشاہ جرمن کے ہمنشین
کی بڑی دھوم دھام سے تیاری کی۔ مگر شہنشاہ کی سواری
پہنچتے ہی مراکو کی آنکھیں [illegible] پھر دیکھا کیا
کہ ہم کی جس سے توقع تھی تمغہ نکلا۔ مراکو کی [illegible]
جلسہ خیر مقدم میں جو تہنیت نامہ پیش کیا گیا اس میں
آپکی تشریف آوری پر بڑی مسرت ظاہر کی گئی اور
شہنشاہ جرمنی میں وہ [illegible] مراکو کے خطاب سے یاد کئے
گئے۔ اور امید ظاہر کی کہ آپ از راہ عزت افزائی قیصر
شاہی میں نزول اجلال فرما کر تمام رعایا کو اپنے حامی
بکمال دلی [illegible] سے شامل کرینگے مگر شہنشاہ جرمنی
نے پہلو ہی [illegible] دیا کہ ہم تو [illegible] دھوکہ دینا [illegible]
اب ہم یہ نہیں چاہتے کہ کرو [illegible] پر دیکھو یہی پڑا رہی
[illegible] ہم تمہارے مددگار نہیں ہم [illegible]
کا [illegible] ہے مگر ساری دنیا کا بھلا چاہتے ہیں یہ
نہیں ہو سکتا کہ تم [illegible] اور دل [illegible]
دیکھتی [illegible] اب [illegible] کیا جائیگا [illegible]
[illegible] حضرت تجارت [illegible] مراکو [illegible] شامل کئے
[illegible] بلکہ سب برابر کے [illegible]

بال بال بچ گئیں

ایک عالمگیر زلزلہ سے گو ہندوستان کی بہت سی عمارتیں
زمین دوز ہو گئیں۔ صدہا مکانوں کی چھتیں گر پڑیں۔ لاکھوں
روپیہ پر پانی پھرا۔ اور بہت سی جانیں بھی تلف ہوئیں۔ مالی
بہت بڑا نقصان ہوا مگر رعایائے ہند کو اسکی کچھ پروا نہیں کیونکہ
وہ نہیں یہ یقین ہوگیا کہ یہ سب خیر خواہ ہند ہر دلعزیز حضور
لارڈ کرزن بہادر کی پیاری لیڈی صاحبہ کی عزیز جان
کا صدقہ تھا۔ اول تو ہندوستان کی طرف [illegible] کرتے ہی
ایک ہلاک بیماری نے اونکو ایسا [illegible] مگر غریب
ہندوستانیوں کی آہ اور قلبی دعاؤں نے وہ بلا ٹال
کر دی۔ اب یہاں آکر ایک بیت [illegible] جھیلتے ہوئے
[illegible] اور اسکا نتیجہ کیا ہوتا اوسکے خیال ہی سے
کلیجہ تھرتھرا جاتا ہے۔ شملہ میں جس وقت زلزلہ نے
زور فرمایا اس وقت خداوند ہماری عالیجناب لیڈی صاحبہ
بستر استراحت پر خواب شیریں کے مزے لے رہی تھیں۔
بے فکر ہو نہال نے آکر دیکھا تو حضور والا کے پاس
کے [illegible] پر بھی حملہ کر دیا اور اسکے صدمہ سے چمنی کا
ایک حصہ دھم سے اس کمرہ کی چھت پر گرا جہاں حضور لیڈی
صاحبہ خراٹے لے رہی تھیں مگر واہ رے کریم تیری شان۔
گو کہ چمنی کا ٹکڑا اتنا گرا کہ چھت تک پہنچتے پہنچتے اسکا
زور غائب ہوگیا جس کمرہ میں لیڈی صاحبہ آرام فرما رہی
تھیں عین اوسکے اوپر بالا کمرہ میں ایک خالی مسہری رکھی
ہوئی تھی چمنی کا ٹکڑا اوس پر گرتے ہی بڑے زور کے ساتھ
آیا مگر خدا کی قدرت کہ ہندوستانیوں کی دعاؤں سے وہ مسہری کا
لیڈی صاحبہ کیلئے سینہ سپر ہو گئی اور گو اسکے پایوں کے
کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر اسکی ساری طاقت وہیں
ختم ہوکر رہگئی اور لیڈی صاحبہ بال بال بچ گئیں۔ اس آفت
سے بچنے کے شکریہ میں امید ہے کہ لیڈی
صاحبہ ہندوستانیوں پر اپنے عزیز شوہر سے
ایک اور رعایت دلوا دینگی۔

[illegible] میں سبھی طاقتوں کی جھنڈیاں لہرا رہی ہیں۔

قیامت اسکو کہتے ہیں قیامت ایسی ہوتی ہے

انگریزی خوان نئی اُمت نے قیامت سے انکار
تو کر ہی دیا تھا۔ اور اب چند دنوں سے یہ سمجھ
خانہ میں ترمیم مسئلہ و ساخت کی اصلاح۔
احادیث کی تکذیب ۔ غرض جو دل میں آتا تھا
کھلم کھلا دھڑلے سے بکنا اور بتانا شروع
کر دیا تھا۔ کیونکہ ذہن میں یہ جم گیا کہ حشر
و نشر ۔ عذاب و ثواب ۔ سب ڈھکوسلا
ہی ڈھکوسلا ہے ۔ جنت کی بجو اس خواہ مخواہ
کی زحمت الگ ہی کردہ ۔ [illegible] کا پھٹنا۔ زمین
کا پھٹنا ۔ مردوں کا جینا ۔ آسمان کا اڑنا
جو کہیں عقل میں آنے کی باتیں ہیں۔
ان لونڈوں کو تو عقل بھی نہیں جب
دیکھئے ۔ بس قیامت ہی کی باتیں کرتے
ہیں۔ اللہ میاں نے چاہا کہ ان لونڈوں
کو ذرا گوشمالی دینی چاہئے ۔ ممالک
متحدہ اور اطراف میں زلزلہ بھیجا۔
بڑی بڑی سر بفلک عمارتیں گر پڑیں
بہت سی جانوں کا نقصان ہوا ۔ ابتک
بھی پورا احساب نہیں ملا ۔ رفتہ رفتہ
کھل جائے گا ۔ ہم اس قیامت کے موقع پر
کیا قیامت برپا کی ۔

قیامت کے منکر لگے کہنے قیامت آگئی
قیامت آگئی بہت تمہارے منکروں کی بزم
میں قیامت کا زلزلہ ۔ اب تم تو قیامت کے قائل
ہوئے یا نہیں ۔ فرعون نے بھی غرق ہوتے ہوتے
ایمان کا اقرار کیا تھا ۔ اور ان نئی روشنی والوں نے
ع جاتا ہے ۔ اور پنجاب میں جب ہیں زلزلہ دیکھ کر
قیامت کا اقرار کیا ۔ اور منکر کے بچانے کو دیا گیا
انہوں کی شامت اعمال کی لپیٹ میں آگئے بیچارے [illegible]

ورنہ ہندستانی بہ ستم میرسد

آنریبل سر فیروز شاہ مہتا بھی عجیب
خوش نصیب قسمت کے دھنی ہیں کہ وہ ہندستانی
کہلاتے ہیں ۔ اور خوشامدی خوشامد ہی کیے
چلے جاتے ہیں ۔ قابلیت ۔ دم ہتبانی اور
پبلک ملکی ہمدردی ایسی چیزیں ہیں کہ
بدخواہ حاسدوں کا بھی سر تسلیم جھکا
رہ جاتا ہیں ۔ مسٹر گوکھلے کی میعاد صدارت
ختم ہو گئی ۔ اور بمبئی میونسپالٹی کو اسکی تلاش
ہوئی کہ اب کس کو پریسیڈنٹ کیا جائے
اور پھر اس سال کا پریسیڈنٹ پبلک کا
خطاب یافتہ اور خوشامد سے عروج پایا ہوا
ہندوستانی سول کا تعلیم یافتہ نہ ہو ۔ اس لئے
کہ حضور پرنس آف ویلس اسی سال تشریف
لا کے ہندوستان کو شرف نزول عطا فرمانے
والے ہیں ۔ اور بمبئی کی میونسپالٹی ہی کو
یہ تقدم اور شرف حاصل ہے کہ سب سے پہلے
وہی ولایتی مہمانوں کا خیر مقدم کرتی ہے ۔
اور میونسپالٹی کا خیر مقدم کا ایڈریس پریسیڈنٹ
ہی پڑھتا اور پیش کرتا ہے ۔

سبھوں کی نظر سر فیروز شاہ مہتا ہی پر
پڑی ۔ اون سے پوچھا گیا کہ آپ کی مرضی ہو تو
آپ کے لئے تحریک اور تائید کی جائے اور جو
آپ نے انکار کیا تو انتخاب کی سخت مشکلوں
کے علاوہ خاص خاص مواقع پر بڑی دقتیں
پیش آئیں گی ۔ غرض کہ سر فیروز شاہ مہتا انکار
ہی کرتے رہے اور ممبران میونسپالٹی اون کے گلے
کا ہار ہو گئے ۔ سر مہتہ کو بھی قبول کرنے ہی
بن پڑی ۔ ہر طرف سے مبارک سلامت کا غل ہو رہا ہے ۔
انگریزی اخبار بھی مبارکباد دے رہے ہیں [illegible] ہم نہیں سمجھے

حاجی یوسف حاجی اسمٰعیل سوبانی

انجمن اسلام بمبئی میں جب ایک کا الیکشن ہوا
جب اوسکی روح رواں بمبئی کی عزت مآب قاضی کبیرالدین
کے استعفا دینے کے بعد حاجی یوسف حاجی اسمٰعیل
انجمن اسلام بمبئی کے جائنٹ سکریٹری مقرر ہوئے
پہلے پہلے تو لوگوں کو یہ گمان تھا کہ یہ تو
سیٹھ صاحب ہیں انکو انتظام سے کیا نسبت مگر
بڑی خوشی کی بات ہے کہ سیٹھ موصوف نے
ابھی تھوڑے سے عرصے میں یہ ثابت کر دیا
کہ لوگوں کا گمان غلط ہے ۔ سنتا یا ہے کہ
انجمن کے قوانین میں حساب میں انتظام میں
مدارس کی تعلیم میں ممبروں کی ترقی میں عجیب
غریب اصلاحیں ہو رہی ہیں ۔ سیٹھ موصوف نے
آتے ہی ایک سو پانچ ممبر انجمن میں شریک
کیے ۔ بہت سی چندہ کی ایسی رقمیں جنکے
وصول ہونیکا سان گمان بھی نہ تھا وصول
کر لیں ۔ کچھ لائف ممبر بھی کئے ۔ ایسے قوانین
کی جنپر عمل در آمد مشکل تھا ترمیم کی ۔ اب کا
جلسہ سالانہ انجمن بھی شاندار ہوا ۔ ان تمام باتوں
سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ انجمن کے
کچھ بھلے دن آئے ہیں ۔ اور انجمن اسلام
اب ضرور کچھ گل کھلائے گی ۔ لوگ یہ سمجھیں
کہ جسطرح نیا نمازی بہت سی نفلیں پڑھا کرتا
ہے سیٹھ صاحب بھی تھوڑے دنوں تک ایسی
گرمی دکھا کر خاموشی اختیار کریں گے ۔ بلکہ سیٹھ
صاحب کے قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
انجمن کا خاطر خواہ انتظام کر لیں گے اور [illegible]
تک پوری معقول ترقی [illegible] ہو گی [illegible]
ہماری [illegible] وقت ۔ قاضی صاحب بھی [illegible]
[illegible] ضرور [illegible] ہوتی [illegible] قاضی صاحب [illegible]

اب لڑنا ہی پڑے گا

اسمین کوئی شک نہین کہ اعلیٰ حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی امن پسند پالیسی نے دول یورپ کو خیرہ بنا دیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہین کہ ہمارے مذہبی جوش و اتحاد نے ترکون کو بزدل بنا دیا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہین کہ اگر عیسائی سلطنت سے مقابلہ کرنا پڑا۔ تو ایک دو نہین بلکہ تمام دول یورپ سے پالا پڑے گا۔ اور اسی خیال سے وہ ہمیشہ سہمے رہتے ہین۔ اسلئے ہم بیجا سمجھتے کو دبا تے کیون وہین جہان تک ممکن ہو دم بخود ہی ہین گورنمنٹ ترکی سے بہت ملک اوگلوا لین۔ اعلیٰحضرت ظل اللہ مصلحت وقت کے لحاظ سے خود شورش کو خاموش ہونے کا موقعہ دیتے رہتے ہین۔ اور یار سر جھکے جاتے ہین۔ اب بات یہان تک بڑھ گئی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی حدود مین جہان عیسائی آبادی کی کثرت ہے وہان کمبخت باغیون کے حوصلے بھی اسقدر بڑھ گئے ہین کہ ہمیشہ ہر جگہ فساد و دماغ مین خلل لگاتی رہتی ہے۔ اور دول یورپ کی حمایت کے بھروسے پر خوب اچھل کود کرتے رہتے ہین۔ اور دول یورپ سے اونہین جو امیدین ہین وہ بہت ہی مستحکم بنیاد پر مبنی ہین۔ بیوقوف دول یورپ کو لازم تو یہ تھا کہ ملکی فساد و بغاوت کی وجہ سے سلطنت ترکی سے ہمدردی کرتے۔ مگر وہ باغیون کی ہمتون کو اور بڑھاتے ہین۔ آخر ترکی گورنمنٹ کہان تک صبر کرے گی۔ حضور سلطان المعظم امن پسندی کے خیال سے خاموش ہین مگر یہ دوراندیشی بزدلی کی حد تک نہین پہنچ سکتی۔ معاملہ کے پہلو آجکل اسطرح بدل رہے ہین کہ زیادہ خاموشی ترکی سلطنت کے حق مین کانٹے بو دیگی۔ جسکا نتیجہ بہت ہی بھیانک ہو گا۔ اور بے غیرت دول یورپ

آئے دن ایک نیا مطالبہ

کرتے ہی رہین گے۔ اور جب تک ترکی ممالک کو بہت محدود بلکہ نیست و نابود نہ کر لینگے ہرگز چین سے نہ بیٹھین گے۔

اس خیال نے ترکی سپاہیون کے دلون مین ایک جوش پیدا کر دیا ہے۔ اور اعلیٰحضرت کی صلح پسند پالیسی سے سخت ناراض ہین۔ وہ اپنے مذہب اور ملک پر جان دینے کو تیار ہین۔ اور اس بے عزتی کے تحمل کی اون مین تاب نہین رہی ہے۔ کہ دول یورپ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ عیسائی سلطنت یا ریاست سے دب کر اون کی تمام خواہشون کو پورا کرتے رہین۔ خصوصاً ابتو معاملۂ کریٹ کی دگرگونی نے اونہین برانگیختہ کر دیا ہے۔ یورپ کی تمام طاقتون نے پہلی مرتبہ جب کتون کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔ اور عیسائی باغیون کی حمایت کے لئے کمر باندھ کر گورنمنٹ ترکی سے چھیڑ کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے اوسوقت مصلحت وقت کے خیال سے ظل اللہ سے اس کے سوائے کچھ نہ بن پڑا کہ ان کی دہن دوزی کر دی جائے۔ ترکی بہادرون کے دلون پر حضور سلطان المعظم کی ظاہری کمزوری نے جو اثر کیا اوسکا اندازہ نہین ہو سکتا۔ اون کے دلون مین تھوڑی دیر کے لئے اپنے پیارے بادشاہ کی وقعت گھٹ گئی۔ اونھین ہرگز یہ گوارا نہین تھا کہ رعایا کا حاکم اسطرح کم ہمتی سے کام لے مگر انھین سمجھا دیا گیا کہ مصلحت یہی مقتضی تھی۔ ورنہ تمہارا حاکم کم ہمت نہین ہے بہادر ہے۔ تدبیر حکومت کرنے کیلئے اس سے زیادہ مناسب کام بہت ہی مشکل کو ہاتھ لگا ہے وہ بہادر ہے۔ اور اپنی

قوم اور ملک کی حمایت

مین جان دینا اوس کے نزدیک کوئی بات نہین ہے۔ وہ ہماری شجاعت کا بھی قدر دان ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ تمام دول یورپ کے مقابلہ مین ایک ہی اشارے مین تم جانین لڑا دینے کو تیار ہو جاؤ گے۔ مگر وہ اپنی عزیز رعایا کا سچا بہی خواہ ہے وہ یہ نہین چاہتا کہ بے سوچے سمجھے اپنی بہادر قوم کو خلجان مین پھنسا دے۔

غرض یہ کہ اسقسم کی فہمایش نے اون کے دلون کو بہت کم تسکین دی۔ وہ خون کے گھونٹ پیکر خاموش ہو گئے۔ مگر اونکا پاک و صاف خون اوسیطرح جوش زن رہا۔ اب اس معاملہ کو چھڑ جانے سے اون کے زخم دل پر نمک چھڑک گیا ہے۔ پرنس جارج گورنر کریٹ نے دول یورپ سے درخواست کی ہے کہ آپ کی عنایت سے مین کریٹ کا حاکم تو ہو گیا۔ مگر ترکی سلطنت کی بیخ ابھی باقی ہے۔ آخر مین ترکی حکومت کا ماتحت ہی کہلاؤن گا۔ اس لئے ایسی ہی ترکیب کیون نہ کی جائے کہ کریٹ کو یونان کے ساتھ ملحق کر دیا جائے تاکہ ترکی گورنمنٹ کا نام بھی وہان باقی نہ رہے۔

دول یورپ نے جواب دیا کہ واقعی کریٹ کی شورش اوسی وقت فرو ہوگی جب وہ یونان مین شامل کیا جائے گا۔

اب دیکھنا چاہئے کہ آخری فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ اور خدانخواستہ اگر پرنس جارج کی آرزو پورا ہونے پر دول یورپ آمادہ ہو گئیں تو دیکھنا ہے ترکی بہادر کیا کر بیٹھین گے۔

انجمن اسلام کالج

گذشتہ ہفتہ انجمن اسلام ہائی اسکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعام
میں ہز ہائینس آغا خان نے اثنائے تقریر میں یہ
امید ظاہر کی کہ مستقبل میں مسلمان بہت جلد کالج
اپنی قوم کی تعلیم کے لئے بنانے کی کوشش کرینگے تو کوئی
مشکل بات نہیں ہے کیونکہ قطرہ قطرہ بہم شود دریا
بیکل بمبئی ایسی بستی ہے جہاں انجمن اسلام اسکول انجمن
اسلام کالج بن سکتا ہے۔ ہمیں ہز ہائینس کی تقریر سے
پورا اتفاق ہے اور اسمیں کوئی کلام نہیں [illegible] اگر
مسلمان توجہ کریں تو بمبئی میں بڑی آسانی سے ایک
اسلامی کالج قائم ہو سکتا ہے اور اسمیں بھی کوئی
شک نہیں کہ بمبئی میں جو خوش نصیب مسلمان شائقین علم کو
ایک اسلامی کالج کی سخت ضرورت ہے لیکن یہ کام بہت
ہمت طلب ہے۔ یعنی کہ مسلمانوں میں ابھی مادہ ہونا
تو چاہئے مسلمان گریجویٹس کی استعداد محدود تعداد
کیوں ہے۔ گریجویٹ کے تن پرور متوسلین کراچی
تو نہ ہونے کے سوائے اور کوئی تکلیف نہیں ہے
جہاں [illegible] سردست کالج کا قائم ہونا بہت
مشکل معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ کالج کے مصارف اس
قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اس کے لئے بہت بڑے ذخیرہ
کی ضرورت ہے۔ اسلئے سب سے مناسب ترکیب
یہی ہوگی کہ ایک سکالرشپ فنڈ قائم کیا جائے۔
اور جو طلبا امتحان یونیورسٹی میں کامیاب ہوں
انہیں حسب لیاقت درجہ بسفارش [illegible]
ماہانہ سکالرشپ دیا جائے اس صورت سے [illegible]
[illegible] مسلمان طلبا کالج کی مختلف کلاسوں
میں نظر آئینگے اور اگر اسلامی کالج قائم کیا جاتا تو یہی
رقم [illegible] پروفیسر کی بیت [illegible] ہے کہ اسمیں
گورنمنٹ بھی مدد کرے اور انجمن اسلام فنڈ کے سکالرشپ
پانے والے طلبا گورنمنٹ کالج میں [illegible] لیا جائے۔

رفتہ رفتہ ہڑپ جائیگا

دولت برطانیہ کی روز روز سے ترقی ہو رہی ہے جہاں انکا
قدم ایک دفعہ دخل ہو چکا پھر وہاں سے انکا ہٹنا
بہت مشکل ہے۔ وعدہ کر جانا اور مکر جانا تو انکا آئین ہو چکا
کہیں ہے۔ مطلب نکالنے کے وقت خوب خوب سبز باغ
دکھائینگے۔ اور جہاں انکا کام نکلا وہ سب وعدے
بھول جاتے ہیں۔ وادی ہمارا ایک گورنمنٹ
بار بار ہمیں سب سے زیادہ وعدہ کی کچی اور بات کی وقعت
ہے مگر قبیر جو یورپ کا ہے وہ موقع پر اپنا آپ دکھا
کر ہی دیتا ہے۔ گورنمنٹ مصر کی شامت نے جو دکھا دیا
تو خلیفۃ المسلمین حضرت سلطان المعظم کی برائے نام ماتحتی
سے بھی خارج معلوم ہونے لگا۔ اور یہ فکر پیدا ہوئی کہ ہم
کسی طرح تابعداری کی بجائے اس سے بھی آزادی کا نشان
تو حاصل کریں۔ شامت آئی تھی آخر شورش کر بیٹھے
ہمارے بہادر دوست اس میں کچھ بہتر سمجھے اور کسی طرح
مصر تک اپنے قدم ڈال بیٹھے۔ اب جو انہوں نے ان
دونوں سلطنتوں کی مخالفت پر آمادہ دیکھا تو فوراً مصر
کی معاونت کو آمادہ ہو گئے اور کہا کہ تمہاری تو اتنی قوت
نہیں کہ سلطنت ترکی سے فتح پا سکو۔ اسلئے اگر تم کسی
کے خیال ہو تو ہمیں اپنا معاون سمجھکر شہر میں داخل
ہونے دو۔ تھوڑی پوری آزادی دلا دینگے ذمہ دار ہم
گورنمنٹ ترکی تبھی سمجھا۔ اس وعدہ کے ساتھ گورنمنٹ
گئی۔ اور اسنے خیال کیا کہ اسکی ماتحتی سے ہمیں کیا خلل
جبکہ خدا انصاف ہی کرے۔ گورنمنٹ ترکی کا اقتدار کم ہونا
تھا کہ انگریز بہادروں نے پاؤں پھیلانا شروع کر دئے
ملک اسلام کی جانے وہاں جم گئے۔ بہت جلد عمل جما لیا
وعدہ کیا تھا مگر اب ملنے کا نام نہیں لیتے۔ اور یہاں
تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ انگریزی حکام مصر کو زندہ
کی وساطت سے کام لیتے تھے وہی مگر اب چاہتے ہیں کہ
ضرور اسکو بھی الگ کر دیں تاکہ پھر ہم ہی ہم ہوں۔

امان جان کا نیا اوٹ پٹانگ

ہندوؤں کے توہمات اعلیٰ درجے کے دلچسپ ہوتے ہیں کوئی
کلام نہیں۔ جو سوچ بھی ہے مسلمانو علمائے اسلام کے زمانے ہی
کی سوچتی ہے۔ جو خیال ہے وہ بہت نرالا ہے اور خیر ہمیشہ
ایسے عجیب و غریب خیالات کے اظہار کا موقع زیادہ تر
اسوقت ملتا ہے جب دنیا میں کوئی حیرت انگیز واقعہ
ہوتا ہے۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ اسکی وجہ تحقیق
کرنے کے درپے ہوں۔ فوراً انہیں بیٹھے ہی سے الہام
ہوتا ہے پھر دنیا پلٹ جائے مگر ان کے ادعا میں
کوئی تغیر نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کے زلزلے
نے اس قسم کے ہندوؤں کو قوت متخیلہ پر زور دینے
کا خاص موقع دیا ہے۔ ہر شخص اپنے الہام کو زیادہ پائدار
ثابت کرنیکی فکر میں لگا ہوا ہے۔ اور کرشمہ کا نمونہ نئے
نئے وہ بات دماغ کے اندر کے جھیتر سے نکال رہا ہے۔
بنا بریں ہندوستان کے ساتھ ایک بہادر نجومی گرو مہاراج
نے یہ معمہ حل کر دیا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ہماری پاک امان
جان حضور داور کی بیگم ایک زمانہ تک اپنے ہندوستانی
بچوں کی بدکاریاں کو خوف اور نفرت کی نظر سے غصہ
کے ساتھ دیکھتی رہیں۔ لیکن جب انکے ناجائز افعال حد سے
تجاوز کر گئے تو اپنے بچوں کی شامت اور شوخی قسمت کے
خیال سے تھرا اٹھیں۔ ای سبحان اللہ کیا دور کی کوڑی
ہاتھ لگی ہے۔ سبحان باطل اوہام کا بھی کوئی علاج ہو سکتا
ہے۔ اسمیں کوئی کلام نہیں کہ ہماری یہ امان جان سے
بڑھ گئی ہیں۔ اور انکے پاداش میں جتنی آسمانی اور
زمینی بلائیں پھر نازل ہوں کم ہیں۔ اور کوئی شک
نہیں کہ ہمیں اپنی بدکرداریوں سے چوکنا رہنے کے لئے
اللہ میاں یہ بلائیں نازل کرتے ہیں۔
مگر یہ کس قدر مضحکہ خیز خیال ہے۔ کہ اس
تنزلزل کو زمین کی اختیاری حرکت قرار
دیتے ہیں۔

مضمون آرائی

آگے سجادہ نشین تھے اب پیر ہیں
نہیں دست میں خالی کوئی جا پیر ہیں

اجی پنچوں کے سرپنچ گدا گروں کے استاد ذرا غور کیجئے
آجکل میں کچھ ایسا بوکھلا گیا ہوں کہ سلام تک کی ذہن
نہیں رہتی - ہندوستانی رضع چھوڑ کر خانہ انگریز
ہو رہا ہوں - کوٹ پتلون - جاکٹ کرسی ٹیبل پر
کھڑے ہو رہا ہوں - لیجئے پہلے ہمارے آپکی
سلام تو ہو جائے - تو پھر کب بکی کی بڑست اور اپنی
مصیبت کی کہانیاں کہوں - لیجئے سلام لیجئے وعلیک
السلام فرمائیے - شکر شریف کے زندہ کی خیریت -
آج میں مدت کے بعد اخباری دنیا کے صحرائے لق ودق
میں پہلے قدم مبارک رکھتا ہوں - اور اپنی پریشانیوں
کی کہانی سناتا ہوں - اسطرف میں کچھ ایسا پریشان
ہو رہا ہوں کہ خود ہی بہلی - ایک مرتبہ میں خوشامد
اور چاپلوسی سے کام نکال چکا تھا - اور بے دم
ہو کر سمجھ چکا تھا کہ اب مزے سے زندگی بسر کروں گا -
مگر ہے تو یہ کہ عقل میش غرور کا پیش
حقیقت میں عزت چاہتا ہوں لیکن دستگیر ابھی
ہے - سال گذشتہ میں کئی کروڑ روپیہ پریشانیوں
سے دو سروں کے معاملات پر غور و فکر کرنے کے
لئے میں مقرر رہا - میرے لئے تمام دنیا کے لڑکے
جو مجھے خاص طور پر تعلق رکھتے ہیں اپنے ماں باپ کے
لڑکر بے ماں باپ ہو بیٹھے - اپنے حقوق فرزندی
کی پروا نہیں - مولوی سیاد ہو - مگر شاید ضمیر کیا چاہا
کرکے ٹکے حاصل کیے - تو نیز منتر حاصل کیے - منتیں مانیں
مال منڈی کا چہرہ دکھلایا - مجھے دوسروں کے
معاملات اور جھگڑوں کا مقدمہ عدالت کرنے کا حکم ملا

کرایا - پیسے سال بھی نگہ رہنے پایا تھا - اور میرے دل
و دماغ میں نہ نکلے تھے کہ پھر ہی ذرا دنیا نے وقت
کا سامنا ہو گیا - اور ایک دوسرے بیکری سے جو میرے
ہم مشرب اور ہم خیال ہیں مجھے مڈ بھیڑ کرنے کو تیار
ہو بیٹھے - میری نظروں میں اندھیرا سا چھا گیا پریشانی
اور غلطیوں کی ڈراونی صورتیں پیش نظر ہونے لگیں
خدا کی نا ہموار صورتیں کا ڈرم بجانا شروع کر دیا دن
رات کی نیند آرام نے جواب دیدیا - پھر میرے ہی بنائے
لڑکے میاں کی کام آئے - ہمیں سے دن رات فکر کھانے
پھرتے ہیں ایک میری سفارشیں کرتے پھرتے ہیں
کوشاں ہیں - دیوتا - مولوی - ملا سے منتیں کرتے
پھرتے ہیں - ہر وقت کی ڈنڈوت بجاتے ہیں -
اور میرے شخص مقابل کی طرف سے جو میں نے
واقعی ایک طریقے سے ظلم بھی کیا ہے کہ میں اونچی
حاصل کردہ جگہ کو غصب کرنا چاہتا ہوں اور سرخرو
بننا چاہتا ہوں - یا ملک کے لوگ کوشش کر رہے
ہیں - دیکھئے جناب قیس ودامق صاحبان کیا کرتے
ہیں - آیا حکومت برقرار رہتی ہے یا نہیں - مگر خیال
مجھے یقین تو ضرور ہے کہ میں اپنے خیال میں کامیاب
ہو جاؤں - کیونکہ میری یک سالہ حکومت نے کہیں
مرد عورت بیچارے نہیں - زنانوں کے زنانے
لڑکوں کے باپ اور انکے باپ کی اولاد میرے
لئے دلسے کوششیں کرتے پھرتے ہیں - اور ہر
کس وناکس سے کہتے پھرتے ہیں کوئی کسر نہ چھوڑے
اپنے جو کہ پہلے پہلے ہو گذرے ہیں وہ کہتے ہیں
قول کے چھوٹے وہ بہا لو جو کچھ کہے ہو رہی کہتا -
دوسری بات زبانیہ زمانہ یہ وقت مدد کا ہے
دنیا نہ ہوکر عزت ہاتھ سے جاتی ہے - نوکری
بیکاروں کو دلائی جائیگی - ہم بہت جلد غریبا
سے امیر کر دیں گے -
یہ کہہ کہہ کر جوش دلایا جاتا ہے اور سمجھایا

پہنچے کر شش کیجانی ہے - آگے بتانیں کی مرضی -
راقم

درمیانی جنگ اور بنارس

اخبار ہڑپ کرنے کی پھٹکار

اجی پنچ بہادر صاحب - تسلیم مزاج شریف - مبارک ہو
کہ آپکی بد دعا کا اثر ہو گیا - ہو ہی گیا - ایسا ہونا ہی تھا
ہوا - خوب ہوا - اچھا ہوا - دعا ہو تو ایسی ہو - اور
اثر ہو تو ایسا ہو - اگر ہمارے ہاتھ سے باہر نہ ہوا
ہوگا کہ دوست ان چال کے ہو کر حرامی تھے حرام
کھا کھا کر حرامی ہو گئے - اور ایسے ہو گئے کہ سرکار
کے دربار میں ہاتھ صاف کرنا چاہا - جو روپیہ سرکاری
ڈاکخانہ میں جمع رہتا ہے اسکو لیکر اپنے تصرف
میں لائے - یہ نہ جانا کہ جس وقت باز پرس ہوگی تو
کیا جواب دیا جائیگا - اجی صاحب وہ کہاں خیال
کرتے - وہ تو خوب جانتے تھے کہ کسی کے خیال میں بھی
نہ آسکیگا یہ مال سرکار جاکر ہڑپ کر جائیگا - وہ اپنے
اقبال سرکار - اقبال ہو تو ایسا ہو - وہ مال سرکار
تھا کب ہضم ہونے دیتا - فوراً ہی روشنی شروع
ہو گیا - کوئی حاکم ڈاکخانہ جانچ کے لئے حال گرانہ کو
معائنہ ہو گیا تو روپیہ بند - دریافت کیا - تو
خاموش - پوسٹ ماسٹر صاحب نے علاج نہ بنایا
کچھ فائدہ نظر نہ آیا - سو آخر کار کہ گرفتار ہو کر
حوالات میں کو جانے کے مستحق ہو گئے اور جو
ضمانت کی ہر وقت لازمت آئی صاحب موصوف
کے ایک رئیس صاحب قصبہ حوالی نے کی تھی اور
یہ جانکر کہ بھلے مانس ہیں - اگر رئیس صاحب یہ جانتے
کہ چالاک حرامی ہے تو پاس بھی کھڑے ہونے
بعد گرفتاری نے مبلغ دو صد روپیہ ضمانت کے
طلب کر لیے گئے صاحب یہ مقدمہ حاکم ضلع کے یہاں
دائر ہے - دیکھئے کیا ظہور ہوتا ہے - ہر وقت

آئندہ پنچ شرائط کا بوجھ بیچے ہیں برابر اخبار چلے
آتے ہیں ۔ باقی دیگر عرض کیا جائیگا ۔

راقم

مشتے نمونہ از خروارے — از ہیرام پور

منشی عبدالکریم مدرس کی تاریخ

ہر دل جو حسن کا بانی [illegible]
خدا کرے [illegible] دعوی کرنے

منشی جی نے بیچ پنچ بہادر میں ایک سلام کا جواب
ملن کی [illegible] نہایت خلاف محاورہ بلکہ
داخل بیہودہ قطعۂ تاریخ کہہ دیا ہے اُس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ یار سے منشی جی داخل ہی ہیں کے
سادہ ہو نے جاہلے آدمی ہیں ۔ اشعار و نثر ہی
تو بڑی دور ۔ کی سمجھ نہیں ہیں ۔ دم [illegible] الفاظ کے
معانی اور استعمال تک نہیں جانتے ۔ ایسی حالت
میں کیا ضرور ہے کہ وہ شعر کہا کریں ۔ مگر شاید جی
وہ یہ سمجھتے ہوں کہ سارے ہم ہی شعر کہتے ہیں
بیچ بیچ جب کہ ان میں [illegible] کا کوئی دم [illegible]
بھی بھلا ہے ۔ بازار چلے بھی پر اچھی باتوں سے
بھٹکتے ہیں ۔ مگر نہیں ہر پیشہ کا مان میں قابلیت
علاوہ کیمیں تو ایسے ہی لوگ ہیں کہ حق و باطل
عالم و جاہل ایک ہی سے کھوٹے میں تمیز کر سکتے ہیں
منشی جی نے ایک بڑے عالم جید کی تاریخ رحلت
لکھی ۔ ان مرحوم بزرگ کے فرزندوں نے وہ قطعہ بھی
شائع کیا اور نگار [illegible] یہ ان ہی کے سر پر [illegible]
اخباروں میں بھی چھپوا دی ۔ اور اتنا نہ سوچا
کہ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان سن کر کیا
کہیں گے ۔ اور خلف کیا کہیگی مگر ان ہی جواب ہے کہ
منشی جی اتنا بھی سمجھتے تو بھلے ہی ہوتے ۔
منشی جی لکھتے ہیں از طبعزاد منشی عبدالکریم
مدرس خلف خانبہادر مرحوم حاجی غلام

محمد منشی رضی اللہ عنہما حیرانی ہے کہ یاد طبعزاد
کیا چیز ہے ۔ الفاظ اور مصرعے اور اشعار خاطر کو
مادۂ تاریخ کر رہیں اریشہ ثبت طبعزاد میں
ہے ۔ د از طبعزاد کی ترکیب ایسی ہے جیسی زمین تاریخ کی
ہوا ۔ رضی اللہ عنہما منشی جی نے ترقی کی
لیاقت کے حیثیت کا ثبوت ۔ یا تو منشی جی نے
اپنے قبلہ و کعبہ کو بال احیاء و کفن لا شعروں کے
سلسلہ میں شامل کر دیا ہے ۔ یا تو خود آپ مو تو
قبل از مرنے کے تاریخ میں جا گھسے ہیں ۔ اگر کہا
جائے کہ محاورہ ہے تو یہ ایسی ہی درستی ہوگی
کہ میاں بیوی کو درستی بکھے ۔ اور بیوی میاں کو
برخوردار کہے ۔ اب قطعۂ تاریخ کے اشعار ارود
پر کیا لکھا جائے ۔ اور سچ تو یہ ہے کہ لکھنا ہی
نہیں چاہیئے ۔ اسلئے کہ یہ منشی جی کی اُمید و سے
اتنا شرف اس قطعہ کو کافی ہے ۔ منشی جی سے
اس سے بہتر ۔ دوکی توقع نہیں کیجا سکتی ۔ اب ہاں
مادۂ تاریخ ادر سیر منشی جی کی خاطر سے البتہ ایک
سرسری نظر کی ضرورت ہے ۔ مگر معزز ناظرین
پنچ بہادر جانتے ہیں کہ مادۂ تاریخ میں اظہار واقعہ
بھی ہو ۔ خوبصورت مادۂ تاریخ بھی ہو ۔ اور مادۂ
تاریخ کے تمام الفاظ واقعہ کے مناسب بھی ہوں
سرت نہیں ہو سکتا ۔ منشی جی کی طبیعت تمام
دنیا سے الگ واقع ہوئی ہے ۔ وہ کسی قانون کی
پابند نہیں ۔ اسلئے منشی جی کی تاریخ میں نہ اظہار
واقعہ ہے ۔ نہ الفاظ مناسب واقعہ ہیں ۔ کہیں کی
مٹی کہیں کا روڑا ۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا ۔ کی مثل
ہے ۔ شاعران تاریخ نویس فضول تصنیع اور تاث
کرتے ہیں ۔ اور مادۂ تاریخ میں واقعہ کا اظہار
اور تمام الفاظ واقعہ کے مناسب ضروری سمجھتے ہیں
وہ تو نہایت ہی آسان بات ہے اسمیں دشواری ہی
کیا ہے ۔ اور جناب جنگل ہے کہ مادۂ تاریخ میں

تمام الفاظ بیہودہ اور نامناسب ہوں ۔ مگر اعداد پورے
ہو جائیں ۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ کیا یہی تاریخ ہے ۔ اور
بیہودہ میں سے تاریخ نکلے تب مدرسی باپ آدمی
ہے ۔ یوں تو طفل مکتب بھی اعداد جمع کر کے الفاظ
جوڑ دیں ۔ اور تاریخ کہہ دیں مگر ایسی صنائع و بدائع
کے ساتھ کہی جائے تو معلوم ہو کہ یہ طفل مکتب کے
بھی استاد ہیں ۔ مدرس کی تاریخ ہے
مادۂ تاریخ جس میں ہجری اور عیسوی دونوں
سن نکلتے ہیں یہ ہے :۔

قبر ہے ہی ۔ مسدود ہو ۔ مفتی دین رحلت گل

معزز ناظرین ۔ شمار ۱ ۔ تاریخ جیرہ سنا ہی ہم تقدیم
کرتے ہیں ۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ کس واقعہ
کا مادۂ تاریخ ہے ۔ یہ تاریخ تعمیر قبر ہے یا ہے
یا تاریخ مسدود ہونے کی ۔ یا تاریخ مفتی دین
بھٹکنے کی ۔ یا رحلت ہونے کی ہے

ایک بزرگ مقدس عالم کے مزار پر لکھوانے کے لئے
(قبر ہے ہی) کتنا مناسب اور موزوں اور شائستہ
جملہ ہے ۔ ۱۱۱۱ ۔ اگر یہ کہا جائے کہ مولانا مغفور
کی یہ صفتیں ہیں ۔ تو یہ پوچھے کہ قبر ہے ہی کس
قسم کی صفت ہے ۔ ابھی گھبرائیے نہیں ۔ صنائع
و بدائع کی بہ بعض زائد آگئے ہیں

سن عیسوی کے لئے تو کیا کیا خاک چھانی ۔ دل
کیسے کیسے الفاظ ڈھونڈنے پڑے ۔ جب کہیں مادہ
نکلا ۔ اب سن ہجری کے لئے صنعت ملاحظہ فرمائیے
کہ بے مثال کے اعداد تاریخ نہ کیجئے چھوڑ دیجئے
کیوں مناسب کہئے یہ تعریف ہے یا تحریر ہے ۔ اگر ورد زبان
بھی نہیں تو ایجاد بندہ اگر چہ گندہ ہے ۔ اچھا خیر
منشی جی کی خاطر سے اعداد چھوڑ بھی دیجئے اسلئے
کہ لفظ (بے مثال) کا تب اتنا ہی وار ہے کہ جسکے
اعداد ہزار ۔ یعنے لفظ (مثال) کے اعداد ہزار ۔ مگر
(بے مثال) کے اعداد کس قرینہ سے چھوڑ دیئے جائیں گے

میان تو کیا سمجھو یہ فلسفیانہ نُور کھو دنے والا ہے جسکو فقط منشی جی کا ذہن و دماغ سمجھا سکتا ہے ۔ حلوا خوروں را روئے باید ۔ تم نہ منشی نہ شاعر نہ عالم فاضل ۔ تم نہیں سمجھ سکتے ۔

راقم ـــــــــــــــــــــــ

وہی حسن قدیم از ناسک

نام نبی کے پنکھے غیروں کے ہاتھ میں
افسوس اسپر دعویٰ اسلام کا یہی ہے

جناب پنچ بہادر صاحب ۔ آداب عرض ہے ۔ عنوان کا شعر سنکر ناظرین ضرور دوسرے فکر میں غوطہ لگاتے ہوں گے مگر یہ جانب بہت جلد معمہ حل کئے دیتے ہیں دیکھئے کہ جمیع اہل اسلام کے نزدیک خدائے وحدہ لاشریک کی جلالت اور عظمت مثل آفتاب کے روشن ہے ۔ کیا عالم اور کیا جاہل سب سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کیسا بادشاہ حقیقی ہے ۔ اور اوس کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا گویا رکن ایمان ہے مگر ایسے کام ایسے کلمہ گویوں سے صادر ہوتے ہیں کہ حالات سنکر اور دیکھکر جگر کانپ اوٹھتا ہے اور بدن لرز جاتا ہے ۔ فی الحال جاپان سے کئی قسم کے ریشمی پنکھے بمبئی کے تاجروں نے تجارت کے واسطے منگوائے ہیں ۔ کہ جس میں مختلف ہندوؤں کے دیوتاؤں کی عکسی تصویریں ہیں ۔ اوسکی ہمکو کچھ غرض نہیں ۔ کیونکہ ہندوؤں میں بت پرستی ہے ۔ وہ خوشی سے مول لیتے ہیں بڑی مشکل بات یہ ہے کہ اونہیں پنکھوں پر جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی درگاہ شریف کا پورا نقشہ جسکی پیشانی پر خط جلی درود شریف لکھا ہوا ہے اور دوسرے پنکھے پر جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک کا پورا نقشہ جو ہماری نظروں سے گذرا ۔ جسکے دیکھتے ہی طبیعت بیقرار ہوگئی سو افسوس ہے کہ ہمارے دینی بھائی کہلاکر اور ایسے مقدس اور بزرگ مذہبی چیزوں کی تجارت روا رکھیں ۔ کیا وہ لوگ مسائل فقہ سے ناواقف ہیں ۔ جس برتن پر یا کسی کپڑے پر اللہ کا نام یا اوسکے پیارے حبیب کا یا کسی بزرگ کا لکھا ہوا ہو اور وہ چیز ایسی مستعمل ہو کہ جس سے اون کی بےادبی ہو تو اوسکا فاعل بھی گنہگار اور فروخت کرنے والا بھی گنہگار ۔ اب یہ بتلاؤ جب پنکھے ہزارہا آئے ہوں گے ۔ تو ممکن ہے کہ مسلمانوں کے سوا غیر قوم بھی پاکیزہ نقشے دیکھکر لیگی جو ادب پنکھا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہمیشہ سر پر چڑھا کر رکھیں ۔ کوئی حائضہ یا بے وضو کہ ہمارے مذہب میں ایسی چیزوں کو ہاتھ لگانا درست ہے تو بھلا غیر قوم کو کیا تمیز کہ اسکی کسقدر عزت چاہئے ایسے ایسے نقشے منگوانا اور اونکو چوڑے چماروں کے ہاتھ فروخت کرنا اسیکا نام اسلام ہے ۔ کیا اتنا ہمارا اسلام ۔ اور ہمارے بزرگان دین بے وقر ہوگئے ۔ کہ اونکی اون کے مواق روشن میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں بازار میں فروخت ہوں ۔ کیا ان باتوں سے اسلام کی دلشکنی نہیں ہوتی ۔ اور یہی باتیں مسلمان کو شرمسار ہیں ۔ غیر قوم اندر رو کے طعن کہتی ہے کہ تو تمہارے مقدس مقام اور تمہاری آیات قرآنی کی یہ بیعزتی ۔ افسوس بلکہ صد افسوس ہے کہ ہم مسلمان کہلائیں اور کام ایسے کریں کہ جس سے خدا بھی ناراض اور رسول کریم بھی رنجیدہ ہے سُنا ہے دو تین مسلمان تاجروں نے جنکے پاس ایسے پنکھے بہت سے تھے اونہوں نے خوف الٰہی فروخت نہیں کئے مگر ایک صاحب بے کھٹکے فروخت کر رہے ہیں ۔ وہ اگر خوف خدا سے اور اسلام سے فروخت کرنا موقوف کر دیں تو اُمید ہے اللہ تعالیٰ دو جہان میں اونکو سرخروئی عطا فرماویگا یا الٰہی تو ایسے بندوں کو نیک ہدایت دے جو قلیل نفع کے واسطے گناہوں میں گرفتار ہیں اور اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں ۔ آمین ۔

راقم ـــــــــــــــــــــــ

خیر خواہ اسلام دوتر اچاربخ ۔ آزاد از دہارادی

عجب پلنچانہ میں شادی رچی ہے

خیر سب تو سب ذرا ایک گلفتے کے منہ چڑے کو دیکھئے کہ جو اس محلے کے تھوڑے فاصلے پر واقع تھا ۔ سید معصوم کہ اسکا کمبخت کرمی ہے ۔ مستری صاحب کیجانب سے اسکو دلہن کی بجے رشک و حسد کی آگ پڑکی مچی تھی کہ اودھر آتشبازوں نے غبار ۔ اوڑایا اور اودھم ہو رہا ہے ۔ رشک و حسد کے جل بھن کر خاک سیاہ ہوگیا مگر خیریت یہی تھی کہ یہ اوسسے چھو پڑوس سے علیحدہ تھا اور علاوہ اسکے اوس محلے کے لوگوں نے اسکو نوچ ناچکر پھینک دیا ۔ ورنہ اپنے ساتھ نہ معلوم اور کتنوں کو جلا بُھنا کر خاک سیاہ کر دیتا ۔ خیر یاد رہے بھی مصداق بنے باؤ احمق کے پلاؤ کی خوشبو پر نہیں بلکہ جشن دیکھنے کو باجرا جینا جاروں کے دروولت کے قریب ڈیڑھ بجے شکو جل نکلے ۔ اور جو ہی جشن گاہ کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جشن گاہ کا یہ کو ہے یہ تو خاصہ میلہ ہو رہا ہے یعنے ہر چہار طرف سے تماشائیوں کا وہ اژدحام و ہجوم لگا ہوا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں اور علاوہ اسکے پولیس جو کہ جشن گاہ کے گیٹ پر حفاظت و نگہبانی کے لئے تعینات کئے گئے تھے ۔ وہ تکنی تو کچھ پوچھنے ہی کی نہیں ۔ یعنے اندر جشن گاہ میں جانے والے تماشائی جو گیٹ پر دس بیس جمع ہو جاتے ہیں اونکی رسید پولیس کی حرف گردوں ہی میں ہاتھ دیکر نہیں بلکہ اوپر سے دو تین لفاظی فرمشوں بھی رسید کرکے اس زور سے دھکا دیکر باہر تھر

ابر اقبال میں یہ ہیں جیسے وہ وہ سے بھی کم کیفیت
بیان کی دیکھ کے تو اب ان کے ارسان باغ کی
بیت آب ہت خط ہوگیا اور یہ ہے افضل فصحا شاعر
جو اپنی عزت کا خیال ہے وہ فرزانہ نہ سمجھتے ہوئے
مرے بار ان کو پہنے جائے جیسے اور اب ہے فرمان
اور اب دولت میں بیٹھے رہے اور اب بیٹھ بلبل یہاں
کے ایک صاحب وہ بیٹھ گئے انہوں نے ہر گو کو
ہو کر بیٹھ بیٹھے اعتراف کر سے تیرے حضرت کے شاہی تھے
ہر وہ حسین یہاں سے مسٹر صاحب کے ہر کسی شعر بنا دیا
یہ ادھی روپی کی تک جہاز ہوا ہو اور یہ خبرے نہ تیر
منتظر ہو ۔ یہ جو انتقال کا باعث تھا کر گئے جیتے
اپنے قاصر ہوا دی ہوا ہو جیسے کے انہوں نے دلیل نواب
بیٹھے ۔ اب وہ بھی نہیں کہ اندر جشن کا وہ میں نام شاعر
کی وحدت میں بنتی ہے خدا کے فضل سے درست تھا نہ
تھی ایک کیا بات ہے نہ تاریخ کی اور سمین گزر
ہو باقی فرمایا تر اور سے مشہور ان کے تحسین بیگ و
نسبت کا باعث ہے کہ ہو بیت ہی ولا قصہ ہے
(۱۰) (باقی آئندہ)

راقم

ایک نا شناس ۔ ز مقام بوڑھ شہر خانہ

قطعات تاریخ

وفات حسرت آیات بلبل ہندوستان
ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک
عالیجناب حضرت نواب مرزا خان صاحب
بہادر داغ دہلوی نور اللہ مرقدہ

از نتیجہ فکر قابل تحسین بمبئی

گلشن شعر و سخن کر آن ہو رہ سخن خوان
باغ ارم میں گیا بلبل ہندوستان

قابل محزون ہو بے سر افگار ہم
بندے سے اب افضل شاعر خوش بیان
۱۳ ۲۲ ھ

از نتیجہ فکر جناب برق رئیس بمبئی

اسد گیا داغ سا یگانہ استاد ہو گئی گلشن سخن خزاں
برق برجستہ مصرع کہہ دیا
جل بسے داغ صاحب کمال
۱۳ ۲۲ ھ

از نتیجہ فکر احقر زمن محمد حسن متخلص بہ اثر بمبئی

صاحب فضل و کمال و سخن آرائے سخن
نکتہ سنج بے نظیر و شاعر شیریں زبان
خیر سے فرد و سخی اور بے شک فخری
نو سعدی رشک حافی بلبل ہندوستان
نام خیر بے مثال ہو ناز نازک خیال
حضرت نواب داغ استاد جہان
مسعود و یحیٰی آمد جوں شب سید آمنی
کردہ جشن عیش و عشرت ہست مرغ زبان
یا اکرم العالمین اے بہ بہر آل مصطفےٰ
باد در جنت مکانش ہر دو دم حسنت شادمان
احسن اندر ہی الکرم نے تاریخ سال
آہ از داغ شاعر نازک خوش شیریں بیان
۱۳ ۲۲ ھ

از نتیجہ فکر حافظ نقاد السید صاحب مجنون بھاگلپوری

ایسی فرصت دیں ناکر جائے | کیسا کیسا غم دے چار سیاہ
کب تو لیتے ہو زوال رحلت داغ | چل بسا ایک شاعر یکتا شاہ
مستفید جس کی ہستی سے عام | جن نے گلشن تو بسیل ہے واللہ
بلبل گلشن سخن دانی | جانی شعر خار و صاحب جاہ
آہ کیسا چھپا گگن میں آب | آسمان سخن کا تھا ہر ماہ
داغ معروف سال ہجری تھا | عرش اعلیٰ نے دی ندا ناگاہ
پیر تن جہاز جہان میں نیکی | آفتاب سخن بھی غرب سیاہ
داغ از قریب سے گر تجرب | دل نے ہیں ہوتی اور یا شاہ

از نتیجہ فکر آغا حسن [illegible]

اُف یہ داغ فصیح کا صدمہ | کیا کوئی بیت سے پر درد
مسعود فرزند سے رونا لکھو میں | تاریخ کیا ہو ئے داغ بے درد
۱۳ ۲۲ ھ

دیگر

کیا رو گیا بتاؤ تو بلبل کے ہاتھ میں
جب سے جناب داغ سے گو ہر گو ہر گئی
تاریخ میں نے ہے سرو دساں تو لکھی
اب آہ لوٹ گئی یہ چاری شاعری
۱۳ ۲۲ ھ

نتیجہ طبع احقر ملا حسین عباس قیصر مدرس
مدرسہ انجمن ہدایت - بمبئی

تاریخ سنہ فصلی

حضرت داغ افصح الفصحا | شاعر بے نظیر و بے ہمتا
میرزا خان دہلوی نامش | در جہان بود شہرہ ہمہ جا
شغل او نیست در زمانہ کسے | نکتہ دان نکتہ و سخن آرا
بہر شاعری اندو مہر سپہر | اند و شاداب گلشن معنی
بود او اوستاد شاہ دکن | آفتاب سپہر فہم و ذکا
ناگہان آمدش پیام اجل | شد زدو او فنا بدار بقا
خبر انتقال او چو رسید | گشت اندوہگین دل اعدا
بود در فکر سال ترحیلش | قیصر زار خاک پائے ورا
گفت از آسمان سروش غیب
بہر کن سرد شاعریت

ایضاً ۔ سن فصلی

اللہ یتوفی الانفس حین موتہا

بر سے ہے تاریک آج بزم جہان | کیا کوئی مہ دوج ہے پنہان
سینہ ہر شام غم کے ہیں آثار | اور سحر کا بھی چاک ہے دامان
گیسوان سنبل ہیں بکھرے سینہ کوب | چشم نرگس ہے کس لئے حیران
گلستان سخن ہے بے رونق | بلبلان سخن میں گریہ کنان
کیوں ہے محزون میں علم و فن تمام | کیوں ہے غمگین جوان شاعر و پیر جان
حاضر فانی سے کر گئے رحلت | حضرت داغ اوستاد زمان
تاریخ ہو آیا فصیح الملک | تھے وہ بے شبہ فصیح زمان

شہرہ گو تھا جہاں میں اپنے نظیر | نکتہ دانی مین نکتہ سنج و نکتہ دان
تھی فصاحت کلام پر شیدا | تھی سلاست نثار ہر قربان
اور تھے حضرت معارف و گو | آپ مشہور تھے فصیح زبان
بادشاہ دکن کے تھے اُستاد | خود تھے شاگرد ذوق فخر زمان
جنت سیر کو جا رہے | الغرض کل جہاں میں یہ لوگ تھان
بہت تاریخ فوت فکر سے | دیکھا جب سنہ گزر رہا تھا

کہی آواز غیب سے یوں سرور
آفتاب سخن ہوا پنہان

۱۳ ف ۱۳

ایضاً در سن عیسوی

بود پیام مرگ آمد داور دریغ
سوئے عقبیٰ داغ نکتہ سنج رفت
فکر دم از بہر سال وفات
گفت تقیر ... دائی نکتہ سنج رفت

۱۹۰۵
تیرہ ... مولوی عبدالقادر صاحب ... از قصبہ ... (بمبئی)

حادثہ آہ ہوا کیسا یہ سنئے حضرات
میرزا خان فصیح الملک و بالاصفات
شاعرون میں کہین ثانی نہین تھا جنکا کوئی
تھی سخن آوری مین فخر زمن جنکی ذات
بلبل ہند لقب اور تخلص تھا داغ
ایسی شیرین تھی زبان جنکی کہ تھی مات نبات
ہوگئے آہ وہ تشریف سوئے ملک عدم
داغ نے داغ دیا قلب و جگر پر ہیہات
اہل دہلی کرو کیون غم ہر بیت انکے لئے
باعث فخر سخن گوئی مین تھی اونکی حیات
لے اے قدیر اب الف آہ سے تم آج لکھو
گل ہوا وہ چراغ دہلی - سال وفات

افسوس آج بھاگلپوری قمر
گمنامی موت میں نہاں ہوگیا

مکرم ایڈیٹر صاحب تسلیم - مندرجہ ذیل افسوسناک خبر کو

چھاپ کر ناظرین اخبار کو نہایت ہی صدمۂ عظیم گذریگا - افسوس کرنا کیا کار زمانہ خدامین کسکو دم مارنیکی جگہہ ہے - موت سے کس نفس کو رستگاری ہے ہر کل نفس ذائقۃ الموت کا شیرین مزہ ہرایک متنفس کو چکھنا اسکا گرویدہ اور فریفتہ ہونا پڑیگا - آج ہماری باری تو کل آپکی باری ہے - ابتدائے دنیا سے یہی کاروبار ہوتا چلا آیا ہے اور اختتام دنیا تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - افسوس صد افسوس جو بیان کرتے کلیجہ منہ کو آتا ہے - خبر ناظرین کی آگاہی کیلئے کچھ ٹوٹی پھوٹی عبارت سے تحریر کرنا ضروری امر تھا لہذا تحریر کرتا ہون - وھو ھذا -

سید منشی اصغر علی صاحب سابے آرہ - قمر بھاگلپوری بعارضۂ طاعون ملعون بتاریخ ۱۳ محرم الحرام روز جمعہ کو مبتلا ہوئے - ایکہفتہ بیمار رہکر بتاریخ ۱۹ محرم مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء بروز پنجشنبہ ۹ بجے دن کو اس دنیائے ناپائدار کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہوئے راہی ملک بقا ہوئے - انا للہ و انا الیہ راجعون خدا تعالی مرحوم و مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہہ دے - اور مرحوم کے والدین اور خویش و اقارب دوست و احباب کو صبر جمیل عطا فرماوے - آمین ثم آمین اسوقت مرحوم کی عمر زمانہ کے لحاظ سے بہت ہی کم یعنے ۱۹ یا ۲۰ برس تھی - مگر مجھکو اپنی عمر کے حساب سے خوب یاد ہے کہ ہنوز بھاگلپور میں ایسے سن والے ایسے عمدہ اور پاک خیال کا آدمی نہیں ہوا تھا

ف

تھی دم نزع یہ آواز اصغر پرشور
رخصت اے احباب دل ہوئی جاتی ہے تاب
۱۹ ۲۱

راقم

حافظ عبدالسبحان
بھاگلپور سٹی - اردو بازار

جاسوسوں کی رپورٹیں

بندرگاہ ولاڈی واسٹک پر جاپانی محاصرہ عنقریب ہونیکا احتمال ہے۔ لہذا حفظ ماتقدم کی غرض سے آلات حرب سامان رسد اور دیگر ضروری اشیاء سے لدکر ریلگاڑیاں روزانہ روس سے جاتی ہیں۔

صلح کے متعلق سلسلہ خط وکتابت جاری ہو جانیکا واقعہ گو باضابطہ طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ تاہم پیرس اور سینٹ پیٹرزبرگ کے ساہوکار کہتے ہیں کہ یہ امر [illegible] کے درجہ پر پہنچ گیا ہے اور صلح کا زمانہ قریب ہے۔

گورنمنٹ جاپان نے انگلش ساہوکاروں سے جنگ کے لئے جو قرضہ [illegible] کرنیکا ارادہ کیا تھا۔ اوسکی رقم [illegible] سو کے حساب سے [illegible] کروڑ پونڈ جاپانی سکہ تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اصل رقم سے پانچ حصہ زیادہ درخواستیں آئیں [illegible] کروڑ کی۔ درخواستوں میں کم سے کم سو پر قرضہ دینے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

روسی مقام [illegible] کے پولیس کمشنر گشت لگا رہے تھے تو اسوقت ایک مکان کے دریچے سے کسی نے بم گولا اوڑا دیا۔ پولیس نے اوس شخص کو تلوار سے زخمی کیا۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ پولیس کمشنر سخت طور پر زخمی ہوا ہے۔

حضور شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کے برادر ڈیوک آف کناٹ مع اپنی بیگم اور پرنسس [illegible] کے آئندہ خاوند کے ہمراہ [illegible] کی سیاحت کے لئے اٹلی میں وارد ہوئے۔ بندرگاہ پر [illegible] صاحب و گورنمنٹ اٹلی کی طرف سے شاہی [illegible] دیا گیا۔ ڈیوک نے [illegible] شاہ اٹلی سے ملاقات کی۔ بعد ازان وہاں کی فوجی بارکوں کا معائنہ کیا۔ اسوقت رعایائے اٹلی نے ان کی تشریف آوری پر اظہار مسرت کیا۔

کلکتہ میں ۱۲ اپریل کو قریب [illegible] بجے کے [illegible] کارخانہ [illegible] میں ایک سخت حادثہ [illegible] ہوتے ہوتے بچا۔ یہ باغ بندرگاہ کے قریب واقع ہے۔ اکثر مسافر سٹیمر پر یہاں سے سوار ہوتے ہیں۔ ایک دخانی کشتی باغ سے مسافروں کو بٹھا رہی تھی۔ اسوقت پل سے سخت طور پر ٹکرا گئی۔ پل ٹوٹ گیا۔ ایک سرے پر جو عورتیں اور مرد کھڑے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے۔ وہ تو اپنے حواس قائم رکھکر [illegible] میں چڑھ گئے۔ لیکن دوسرے کنارہ پر ۱۲ اشخاص [illegible] گرگئے۔ [illegible] اور پانی میں گر گئے۔ لیکن ایک ملاح [illegible] قریب تھے انہوں نے [illegible] کو ڈوبنے سے بچا لیا۔

روئٹر کا نامہ نگار متعینہ [illegible] خبر دیتا ہے کہ مقام [illegible] جو [illegible] واقع ہے [illegible] کے شمال و مشرق میں ۱۸ میل پر ہے جاپانیوں نے قبضہ پا لیا ہے۔

روئٹر کا نامہ نگار متعینہ سینٹ پیٹرزبرگ مظہر ہے کہ [illegible] اور دیگر [illegible] اور ممالک غیر کے روسی سفیروں کی جانب سے کئی ضروری رپورٹ موصول ہونگے بعد شہنشاہ روس اپنے خاص محل میں ایک کونسل منعقد کریں گے۔ اور اسوقت اس مسئلہ پر بحث ہوگی کہ موجودہ جنگ کو جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے۔ آخری فیصلہ کا انحصار صرف اس مجلس پر ہوگا۔

عام طور پر کل ممالک روس میں کل شورشیں اور فتنہ و فسادات فرو کرنے کے موثر ذریعہ فراہم کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اب روسی جبر [illegible] گورنمنٹ ترک کیا جاتا ہے۔ اہل فنلینڈ کی [illegible] اور خوبی سے کام لیا جاتا ہے [illegible] میں جو سخت فوجی قانون جاری کیا گیا تھا وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ اسوقت اس قانون کے جن قواعد جدید کو معطل کر دیا گیا تھا اونکو بھی منسوخ کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۴ اپریل۔ آج صبح بارہ بجے زلزلہ محسوس ہوا۔ اسکا صدمہ [illegible] اکثر مکانات گر گئے۔ نقصانات عظیم ہوئے۔ لوگ ہر اسان اور پریشان ہوکر کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں۔ ہر طرف پریشانی اور [illegible] ہو رہی ہے۔ لاہور کا گورنمنٹ ہال [illegible] مسمار ہو گیا ہے۔ لارنس ہال کو بھی [illegible] ریلوے سٹیشن کو بھی [illegible] ایسا کوئی مکان نہیں ہے جو زلزلے سے [illegible] نہ بچا ہو۔ [illegible]

کشمیر و دہلی میں بھی اسی قسم کے واقعات ہوئے ہیں۔

شملہ ۴ اپریل۔ آج صبح ۶ بجے ۱۰ منٹ پر سخت زلزلہ محسوس ہوا اور کچھ کچھ وقفہ سے ابتک [illegible] یہی حالت رہی۔ پہلا حملہ بہت ہی سخت تھا۔ [illegible] عمارات کو بھی نقصان پہنچا۔

۴ اپریل کو دہلی میں سخت زلزلہ آیا [illegible] کے دیکھو۔ اسسٹنٹ کمشنر [illegible] اور [illegible] اب تک کہیں جانی نقصان نہیں ہوا۔ صرف [illegible] گرجے کا ایک مینار ٹوٹ گیا۔ اور [illegible] سفینہ [illegible] جو [illegible] کے پاس ہے اوسکی چھت گر پڑی۔

خود زار روس کی حالت اور دیگر روسی سفیروں کے بیان کی حالت ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود صلح کے خواستگار ہیں۔

کانپور ۴ اپریل۔ آج صبح [illegible] زلزلہ محسوس ہوا جسکا اثر [illegible]

منگل کے روز صبح کے سوا چھ بجے سورت میں خفیف زلزلہ محسوس ہوا۔ کئی مسجد کے حوضوں کا آدھے سے زیادہ پانی نکل گیا۔ مچھلیاں باہر نکل پڑیں۔ (نامہ نگار چھپادہ)

۴ اپریل یوم سہ شنبہ ۶ بجے صبح کو مراد آباد میں سخت زلزلہ آیا۔ بوڑھے بوڑھے آدمی کہتے ہیں کہ ایسا زلزلہ ہمنے کبھی نہیں دیکھا۔ تحصیل کا پیش دروازہ۔ گرجا گھر اور ڈاکخانہ۔ اور نیز شہر میں چند دیواریں شق ہوگئیں۔ اگر تھوڑی دیر اور رہتا تو تمام شہر درہم برہم ہو جاتا۔ الامان۔ (راقم عبد اللہ مصنف رسالہ اصلاح قوم وغیرہ۔ مراد آباد)

قادر بخش صاحب کمیشن ایجنٹ علیگڈھ اطلاع دیتے ہیں کہ ۴ اپریل ۶ بجے بعد نماز صبح زلزلہ آیا ڈاکخانہ انٹ بازار مکان وغیرہ سب ہل گئے۔ کئی جگہ مکان پھٹ گئے۔ دو چار آدمی بھی دب کر فوت ہوگئے اور سامان وغیرہ گر کر ٹوٹ گئے۔ خدا رحم کرے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

جوتی پرشاد صاحب کھتری سہارنپور سے خبر دیتے ہیں کہ ۴ اپریل کو یہاں سخت زلزلہ آیا۔ جسکی وجہ سے چند مکانات وخصوصًا جامع مسجد کو سخت ضرب پہنچی صبح ۶ بجکے ۸ منٹ کا وقت تھا۔ اور بعد ازاں بھی تین مرتبہ خفیف زلزلہ آیا ہے۔

احمد حسن صاحب ٹپال سے خبر دیتے ہیں کہ ۴ اپریل وقت ۶ بجے صبح کو سخت بھونچال آیا۔ پہلا دور غالبًا ۵ منٹ تک کا تھا۔ اکثر آدمی مکان چھوڑ کر باہر نکل گئے اور چوباروں سے نیچے اتر آئے۔ اکثر چھتوں میں سوراخ ہوگئے۔ ایسا زلزلہ پچاس ساٹھ سال کے عرصہ میں نہیں آیا۔ جسکی وجہ سے سخت پریشانی تھی چوباروں سے اینٹیں گرتی تھیں۔ ۱۵ منٹ تک خفیف طور سے محسوس ہوتا رہا ہے۔ اکثر مکانات پھٹ گئے ہیں مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا ہے۔ ابھی تک محسوس ہوتا ہے مگر نہیں ہوا ہے۔

محمد ابراہیم صاحب کرہ منصوری سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۴ اپریل کو وقت ۶ بجے صبح کے یہاں پر بہت زور سے زلزلہ محسوس ہوا۔ بلکہ صبح سے شام تک قریب پندرہ مرتبہ زلزلہ محسوس ہوا۔ کئی لاکھ روپیہ کی عمارت کا نقصان ہوا۔ کئی جانوں کا نقصان ہوا۔

دربھنگا۔ عشورے کے روز یہاں کے جنٹ صاحب بہادر اپنے آپ بندوق سے خودکشی کر کے مر گئے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ کیوں مرے

(۲) ایک انجن ڈرائیور شراب پیکر ہٹنی جنکشن سے گاڑی لیکے گورکھپور کو چلا۔ تھوڑی دور پر ایک تالاب ملتا ہے۔ صاحب بہادر تالاب میں کود پڑے۔ جھٹ ایک مال گاڑی کے ڈبے میں جو قریب تالاب خالی پڑا تھا چھپ گئے۔ پولیس کو خیال ہوا کہ ڈوب گیا۔ جال ڈلوائے ڈالنے پریشان ہو ہو گئے۔ تمام میں شور ہو گیا کہ مر گیا۔ دو روز کے بعد مال گاڑی میں سے نکل پڑے۔

(۳) موضع چین پور پرگنہ سمستی پور (دربھنگا) میں جناب مولوی مولانا پنڈت عبد الحق صاحب جو زبان سنسکرت میں وعظ کرکے ہندوؤں کو تعلیم کرتے ہیں بہت بڑا جلسہ نو مسلموں کا ہوا۔ پادری بھی شریک تھے۔ یہ خادم بھی جلسہ میں شریک تھا۔ مولوی صاحب نے سنتال زبان میں وعظ کیا جسکے اثر سے ۱۴۰ سنتال مسلمان ہوئے۔

دہلی اینڈ لنڈن بنک کی بھی ایک شاخ امرتسر اور کراچی میں کھولی گئی۔

پنجاب کے مسٹر شبلرام گنگارام بمبہ کلکتہ کے غنڈوں نے حملہ کیا۔ وہ عدالت میں ... کوسیلہ میں ایک گھر بادی سے ... کاپی ... گیا۔ اسکو عمر بھر کے لئے کالے پانی بھیجا گیا۔

بل جالنہ برنے دلیپر اے کے پرائیوٹ سکرٹری سے فریاد کی۔ ٹیکس شاید عام ناقابل برداشت ہے۔

کلکتہ میں ایک موٹر کار والے پر ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ ایک گاڑی کو ٹکرا گئی تھی۔

آدھ آنہ کے سٹامپ میں پون تولہ وزنی خط کے جانیکی اصلاح یکم اپریل ۱۹۰۵ء سے عمل میں لائی گئی۔

سنا ہے آگرہ میں احاطہ دیوان عام کے اندر سنگ سفید کی کان نکلی ہے۔

مطبع حمیدی واقع ... بمنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الاحد ... خان دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔